

10078-اذان کا حکم

سوال

کیا اذان واجب ہے؟

ہم کالج کے سٹوڈنٹ ہیں اور نماز کے لیے مختص جگہ پر نماز ادا کرتے ہیں، کیا ہمارے لیے نماز سے قبل اذان دینا ضروری ہے، حالانکہ ہمیں دوسری مساجد کی اذان سنائی دیتی ہے؟

پسندیدہ جواب

اول :

لغت عرب میں اذان اعلان اور معلوم کرانے کو کہتے ہیں۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿اور لوگوں میں حج کا اعلان کریں﴾۔ الحج (27)۔

یعنی انہیں حج کا بتادیں۔

اور شریعت میں اذان کی تعریف یہ ہے کہ :

فرضی نمازوں کے اوقات کا ثابت شدہ الفاظ اور مخصوص طریقہ پر اعلان کر کے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا۔

دوم :

فقہاء کرام کا اس پر اتفاق ہے کہ اذان اسلام کے خصائص اور دین کا ظاہری شعار اور علامت ہے۔

لیکن اس کے حکم میں اختلاف ہے :

ایک قول یہ ہے کہ یہ فرض کفایہ ہے، امام احمد کا مسلک یہی ہے، اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ اور معاصرین علماء کرام میں سے شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہی اختیار کیا ہے۔

اور ایک قول یہ بھی ہے کہ :

یہ سنت مؤکدہ ہے۔

دونوں میں صحیح قول یہ ہے کہ اذان فرض کفایہ ہے، چنانچہ اگر اسے کوئی ایک شخص ادا کرے کہ وہ کافی ہو تو باقی افراد سے ساقط ہو جائیگی۔

اس کی دلیل سنت نبویہ میں سے درج ذیل حدیث ہے :

مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو ہماری عمریں تقریباً سب کی برابر تھی اور ہم سب نوجوان تھے، ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹے راتیں ٹھہرے، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بڑی شفقت کرنے والے اور رحم دل تھے چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیال کیا کہ ہم اپنے گھروں اور اہل و عیال میں واپس جانے کا شوق رکھتے ہیں، تو انہوں نے ہمیں اپنے پیچھے اہل و عیال کے بارہ میں دریافت کیا، ہم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے متعلق بتایا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے :

"تم اپنے اہل و عیال میں جاؤ اور وہاں ان کے پاس جا کر رہو، اور انہیں تعلیم دو، اور اور احکام بتاؤ، اور جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے ایک شخص اذان کہے، اور تم میں سے بڑا شخص تمہیں نماز پڑھائے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (602) صحیح مسلم حدیث نمبر (674).

بخاری شریف کی ایک روایت میں ہے :

"جب تم دونوں نکلے تو اذان کہو اور تم میں سے بڑا تمہاری امامت کرائے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (604).

اور ترمذی و نسائی کی روایت میں ہے :

مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور میرا چچا زاد ہم دونوں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جب تم دونوں سفر پر نکلے تو اذان کہہ کر اقامت کہو اور تم میں سے بڑا تمہاری امامت کروائے"

جامع ترمذی حدیث نمبر (205) سنن نسائی حدیث نمبر (634) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے "اراء الغلیل" (230/1) میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

یہ حدیث اس کی دلیل ہے کہ اذان فرض کفایہ ہے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جماعت میں سے صرف ایک شخص کو اذان دینے کا حکم دیا، نہ کہ ساری جماعت کو۔

دیکھیں : توضیح الاحکام (424/1).

امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

اس حدیث میں مسافروں کے لیے نماز باجماعت اور اذان کی مشروعیت پائی جاتی ہے، اور حضور و سفر میں اذان دینے کی پابندی پر اجماع کیا ہے۔

دیکھیں : شرح مسلم للنووی (175/5).

مستقل فتویٰ کمیٹی کے علماء کرام کا کہنا ہے :

شہر و علاقے میں اذان دینا فرض کفایہ ہے، اور اسی طرح اقامت بھی، اور اگر جماعت کی بنا پر یا غلطی وغیرہ سے بغیر اذان اور اقامت کے نماز باجماعت ادا کی جائے تو اس کی نماز صحیح ہوگی۔

دیکھیں: فتاویٰ اللجنة الدائمة للبحوث العلمیة والافتاء (54/6).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں:

اور ان دونوں یعنی اذان اور اقامت کی فرضیت کی دلیل کئی ایک احادیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم اور سفر و حضر میں اس کی پابندی ہے، اور اس لیے بھی کہ غالب طور پر نماز کے وقت کا ان دونوں کے بغیر علم ہی نہیں ہوتا، اور ان دونوں کے ساتھ مصلحت متعین ہے، کیونکہ یہ دین اسلام کے ظاہری شعار اور علامت میں شامل ہوتے ہیں۔

دیکھیں: الشرح الممتع (38/2).

اذان کے فرض کفایہ ہونے کی بنا پر یہ معلوم ہوا کہ اگر علاقے اور شہر میں جب اذان ہو تو اس وقت سننے والی ہر جماعت پر اذان دینا واجب نہیں بلکہ وہی اذان کافی ہوگی، اگرچہ افضل اور بہتر یہی ہے کہ اذان ترک نہ کی جائے چاہے نماز اکیلا ہی کیوں نہ ہو۔

مستقل فتویٰ کمیٹی کے علماء کرام سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا:

کیا محلہ کی سب مساجد میں لاؤڈ سپیکروں کے ذریعہ اذان دینا واجب ہے، حالانکہ ایک مسجد کی آواز سب محلہ والے سنتے ہیں؟

اور کیا محلہ کی ایک مسجد کی اذان کافی ہوگی؟

کمیٹی کے علماء کا جواب تھا:

اذان دینا فرض کفایہ ہے، چنانچہ اگر محلہ میں ایک مؤذن اذان دے اور محلہ کے سارے رہائشی اسے سن لیں تو یہ کافی ہوگی، لیکن عمومی دلائل کے پیش نظر ہر مسجد والوں کے لیے اذان دینا مشروع ہے۔

اس بنا پر آپ کے لیے افضل اور بہتر یہی ہے کہ آپ اذان کہا کریں، اگرچہ ایسا کرنا آپ پر واجب اور ضروری نہیں۔

واللہ اعلم۔